www.novelsclubb.com
سوزِ یقین
احسن نعیم
Pdf available at
www novelsclubb com
FB INSTA
novelsclubb

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

سوزِ یقین

از

احسن نعیم

www.novelsclubb.com

رات کے وقت اسلام آباد کا قدرے پوش علاقہ سنسان پڑا تھا ایسے میں ایک گاڑی بنگلہ کے سامنے رکتی ہے جس میں سے ایک سوٹڈ بوٹڈ آدمی نکل کر اندر کی طرف جاتا ہے۔آدمی کی عمر لگ بھگ ۲۸ سال کے قریب ہو گی۔اور اس کی جسامت صحت مند تھی۔اس کے اندر آتے ہی ہر کوئی چوکنہ ہو جاتا ہے۔ایک آدمی فوراً اس کی جانب بڑھتا ہے اور اس کو لے تہہ خانے کی طرف بڑھ جاتا ہے۔سیڑھیاں اتر کر وہ اسے کونے والے کمرے کے اندر لے جاتا ہے۔کمرے کے اندر ایک بندہ کرسی سے بندھا ادھ موا پڑا ہوتا ہے۔اس شخص کے اندر آتے ہی وہ سیدھا ہونے کی کوشش کرتا ہے۔

www.novelsclubb.com

اب وہ شخص اس بندے کے سامنے کرسی پر بیٹھتا ہے۔اپنے پیچھے کھڑے آدمی سے پوچھا۔

اس نے منہ کھولا، کچھ بتایا؟انداز میں کچھ رعب تھا۔"

پیچھے کھڑے نے جواب دیا۔

نہیں، طیب بھائی، بہت پکا ہے۔ ابھی تک کچھ نہیں بولا۔اس کے انداز میں "
احترام تھا۔

کچھ دیر اس سے اور پوچھو اگر بتادے تو ٹھیک نہیں تو تمھیں پتا ہے کیا کرنا ہے۔ وہ
یہ کہتا اٹھ کھڑا ہوا۔

اس کے کمرے سے باہر نکلتے ساتھ ہی ایک بار پھر سب لوگ چوکنہ ہو گئے۔

اس نے گاری میں بیٹھتے ہوئے فون ملایا اور دوسری جانب فون ملتے ہی اپنی بھاری
آواز میں بولا۔

"کام ہو گیا ہے۔اس کو آزاد کر دو"

****

www.novelsclubb.com

اگلی صبح اسلام آباد پر بہت سی اداسیاں لے کر اتری۔اسلام آباد کے ایک علاقہ پر بھی وہی صبح نمودار ہوئی۔

گھر کے اندر کا منظر دیکھو تو ہر طرف بکھیرا پڑا ہوتا ہے۔ایسے میں کمرے کے اندر ایک لڑکی تیار ہوتی نظر آتی ہے جس کی عمر لگ بھگ بائیس سال کے قریب ہو گی۔وہ ابھی پونی کر رہی تھی کہ اس کا فون بیڈ پہ پڑے پڑے تھر تھرانے لگا۔اس نے فون کان سے لگایا تو دوسری طرف اس کی دوست آمنہ کی آواز گونجی جو اس سے کہہ رہی تھی۔

کدھر رہ گئی ہوا رسا، آفس کیوں نہیں پہنچی ابھی تک؟ باس تمھارا دو بار پوچھ چکے ہیں"اس کے انداز میں بیچینی اور غصہ دونوں تھے۔

بس راستہ میں ہوں پانچ منٹ میں پہنچ جاؤں گی"۔یہ کہتے ہوئے وہ بھاگ کر" پرس اٹھاتی باہر نکل رہی تھی۔

وہ گاری تیز چلا کر پندرہ منٹ میں آفس پہنچ گئی اور اب اس کی دوست آمنہ اس کی کلاس لے رہی تھی۔ تھوری دیر بعد ایک لڑکا اس کے آفس کے اندر داخل ہوتا نظر آتا ہے۔وہ لڑکا ارسا کے پاس آکر پوچھتا ہے

ایکسیوزمی! آپ ارسا ہیں؟"

ارسا سر اٹھا کر اسے دیکھتی ہے اور اگلے لمحے وہ نظر نہیں ہٹا سکتی۔اس کے سامنے کھڑا لڑکا اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بات کر رہا ہوتا ہے اس کی آنکھیں بلاشبہ حسین ہوتی ہیں اور اس کی جسامت بھی کافی پرکشش ہوتی ہے۔ارسا ایک دم سیدھی ہو کر کہتی

www.novelsclubb.com

جی میں ہی ارسا فاطمہ ہوں آپ کون ہیں؟"اس نے سوالیہ انداز میں ابرو اٹھائے "

۔

میرا نام زین العابدین ہے اور میں آج ہی اس آفس میں آیا ہوں مجھے صدیقی "

"صاحب (باس) نے بھیجا ہے۔

اوہ اچھا تو آپ ہیں زین العابدین جس کی وجہ سے باس نے مجھے باتیں سنائیں "اس نے طنزیہ لہجہ میں کہا۔

" جی میں ہی ہوں وہ مگر مجھے اس بات کا اندازہ نہیں تھا کہ وہ آپ کو ڈانٹیں گے " آپ کا جو بھی اندازہ ہو آپ کو جو بھی پوچھنا ہے پوچھئے ؟

اب وہ ارسا سے کچھ آفس کے کام کے بارے میں پوچھ رہا تھا۔

جاتے وقت زین نے ارسا اس کا موبائل نمبر لینا چاہا جسے ارسا نے بہت تیکھے انداز میں رد کر دیا۔

مگر اس وقت یہ انجان تھے کہ آگے چل کر ان کے ساتھ بہت کچھ ہونے والا ہے۔

****

ہوٹل کی لابی سنسان پڑی تھی ایسے میں، ٹک ٹک کی آواز سے فضا گونج پڑی۔ ایک عورت جس کی عمر لگ بھگ اکیس سے پچیس کے درمیان ہو گی،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ساڑھی پہنے اور ہاتھ میں اپنا کلچ اٹھائے آگے بڑھ رہی تھی، تھوڑا دور جا کر ایک کمرے کے سامنے کھڑے ہو کر کمرا نمبر پڑھتی ہے اور پھر بیل بجاتی ہے۔ دروازہ ایک جھٹکے سے کھلتا اور وہ اندر کی جانب بڑھ جاتی ہے۔ اندر کا منظر صاف تھا۔ ایک کونے پہ آدمی بیٹھا نظر آرہا تھا اس کے آتے ہی وہ کھڑا ہو گیا۔ عورت نے نظر گھما کر دیکھا تو ایک بندہ کرسی سے بندھا ہوا نظر آتا تھا۔ عورت قدم قدم چلتی اس کے سامنے پڑے سوفے تک آئی۔ اور پھر شان سے سوفے پر براجمان ہو گئی۔

اس نے اس بندہ سے اس کو جگانے کا کہا اور فون ملانے لگی۔ مگر شاید دوسری طرف سے رابطہ نہ ہو پانے کی وجہ سے فون سائڈ پر رکھ کر وہ سامنے متوجہ ہو گئی جہاں اب وہ بندہ اس پہ پانی کا چھڑکاؤ کر رہا تھا۔

اس کے ہوش میں آنے آتے ہی اس لڑکی نے اس سے دو لوگوں کے بارے میں پوچھا اور اس کا جواب اس کی توقع کے عین مطابق تھا۔

www.novelsclubb.com

میں نہ ہی کچھ جانتا ہوں اور اگر جانتا ہوتا بھی تو بھی نہ بتاتا۔" اس نے نفرت سے"

یہ جملے ادا کیئے۔

ابھی وہ کچھ اور کہتی ساتھ ہی اس کا فون بجنے لگا اس نے کال اٹھائی اور دوسری طرف

کی بات سن کر رکھ دیا۔

پھر وہ عورت کھڑی ہو گئی۔ اور جاتے ہوئے اس نے اپنے پیچھے کھڑے بندے کو

کہا۔

اس کو آزاد کر دو۔ اب یہ کسی کام نہ رہا۔" یہ کہتے ہوئے وہ دروازہ کی جانب بڑھ"

گئی۔ اور اس کے جواب میں اس شخص نے صرف اتنا کہا۔

جی میڈم ارسلا جیسا آپ کا حکم"۔"

اور وہ کمرے سے باہر نکل کر لابی میں آگے بڑھ رہی تھی۔

****

اگلی صبح اسلام آباد پہ طلوع ہوئی تو کافی مٹھاس لے کر طلوع ہوئی۔ایسے میں ارسا کے گھر دیکھا جائے تو آج، کل کی نسبت حلیہ بہتر تھا۔وہ سنگھار میز کے سامنے کھڑے تیار ہو رہی تھی۔آدھے گھنٹے بعد جب وہ آفس پہنچی تو اس کی دوست آمنہ نے ایک بکے اور کارڈ اس کی طرف بڑھایا اور کہا۔

یہ تمھارے لئے کسی نے کوریئر کیا ہے۔صبح پیون کو ملا تھا تو اس نے دے دیا۔""""

وہ یہ کہ کر اپنے کیبن کی جانب بڑھ گئی۔

ارسا حیرت سے اس کارڈ اور بکے کو دیکھ رہی تھی۔جس نے بھی بھیجا تھا اس نے اپنا نام نہیں لکھا تھا۔اس نے کارڈ اور بکے سائیڈ پر رکھ دیا اور کام کرنے لگی۔تھوری دیر بعد آفس میں نئے آنے والے لڑکے زین نے دستک دی اور اندر داخل ہو کر کہا۔

"مس ارسا! آپ کو باس بلا رہے ہیں۔"

زین یہ کہہ کر باہر کی جانب بڑھ گیا اور دروازہ کے پاس پہنچ کر اس نے ارسا کی بڑبڑاھٹ سنی تھی۔

ایک تو ان باسز کو نہ جانے اپنے ایمپلائز کو تھوری دیر بعد بلا کر کون سی "

خوشی ملتی ہے۔ہونہہ۔ "!!

****

کمرے میں سگریٹ کا دھواں پھیلا ہوا تھا۔مگر منظر نظر آرہا تھا۔ایک صوفے پہ طیب بیٹھا سگریٹ پی رہا تھا۔اس کا دوست احمر سامنے بیٹھا اس کو کچھ بتا رہا تھا جس کو وہ توجہ سے سن رہا تھا۔

احمر طیب سے کہہ رہا تھا۔

نہیں یار، ہر ایک سے پوچھا مگر ان کے بارے میں کسی کو نہیں پتا۔ہاں مگر اتنا پتہ " چلا ہے کہ اس سب میں ایک شخص اور ملوس ہے۔"اس نے سنجیدہ سا بتایا۔

کون ہے وہ؟"اس نے نارمل مگر اضطراب کی کیفیت میں پوچھا۔ "

اُس کمپنی کا مالک ریحان سعید "اس نے جیسے انکشاف کیا۔ "

طیب سیدھا ہو کر بیٹھا اور پھر اس نے اپنے آپ پر قابو پاتے ہوئے احمر سے کہا۔

مجھے وہ ہر حال میں چاہیئے۔ نہیں تو تمھاری خیر نہیں" یہ کہہ کر وہ سگریٹ ایش "
ٹرے میں مسل کر اٹھ کھرا ہوا۔

اس کے پیچھے احمر بھی کھڑا ہو گیا اور کہا۔

میں اپنی پوری کوشش کروں گا" اور طیب کے پیچھے باہر نکل گیا۔ "

****

آج ارسا آفس وقت پر پہنچ گئی تھی۔ اور آج پھر ہفتہ قبل کی طرح ایک بوکے اور کارڈ اس کی ٹیبل پر پڑا ہوا تھا۔ اس کی سمجھ میں یہ بات نہیں آرہی تھی کہ بھیجنے والا اپنا نام کیوں نہیں لکھ رہا۔

www.novelsclubb.com

اس نے ایک نظر بو کہ پہ ڈالی اور اس کو سایڈ پہ پٹخنے والے انداز میں رکھا اور اپنا کام کرنے لگی۔ چھٹی سے کچھ دیر پہلے اس کی دوست آمنہ اس کے پاس آئی اور کہنے لگی۔

ارسا آج رات کو مووی دیکھنے چلیں؟ میرے پاس دو ٹکٹس ہیں۔!! اس نے دو ٹکٹس دکھاتے ہوئے کہا۔

نہیں آمنہ۔ آج مجھے گھر میں کچھ کام ہے اور جب سے امی اور سلمان آئے ہیں اس وقت سے سلمان کہہ رہا کہ اس کو مارکیٹ لے چلوں۔ تو اس کو بھی لے کر جانا۔ اس نے کہتے ہوئے اپنی چیزیں سمیٹنا شروع کیں۔

ٹھیک ہے ارسا جیسے تمھاری مرضی"۔"

اور کہہ کر باہر نکل گئی۔

www.novelsclubb.com

چھٹی کے بعد ارسا گھر جانے کے لئے گاری تک آئی تو اس کو ایسا محسوس ہوا جیسے کوئی اس کو دیکھ رہا ہو۔ اس نے گردن موڑ کر دیکھی سب لوگ اپنے اپنے گھروں کو جا رہے تھے۔ اس نے سر جھٹک کر گاری سٹارٹ کی تو وہ سٹارٹ ہی نہ ہوئی اس نے افسوس سے گاڑی کو دیکھا جیسے کہہ رہی ہو "اس کو بھی ابھی خراب ہونا تھا۔" ابھی وہ سوچ رہی تھی کہ کیا کرے کہ ایک گاڑی اس کے پاس آکر رکی اس میں سے زین اترا اور پوچھا۔

"مس ارسا، کیا کوئی مسلئہ ہے۔"

جی بس وہ گاری سٹارٹ نہیں ہو رہی تو مکینک کو کال کرنے لگی تھی۔" اس نے کوئی نمبر ملاتے ہوئے کہا۔

کوئی بات نہیں مس۔ آپ میرے ساتھ آجائیں میں آپ کو چھوڑ دیتا ہوں۔" اس نے آفر دی۔

"نہیں میں خود چلی جاؤں گی۔ بس مکینک آجائے۔" وہ بار بار کال کر رہی تھی۔"

"آپ میرے ساتھ آجائیں گاڑی آپ کو صحیح کروا کے بھجوا دوں گا۔"

ارسا کو چاروناچار اس کے ساتھ جانا پڑا۔اور ارسا تو خوش بھی تھی کہ اس کو خواری نہ کاٹنا پڑی۔

ارسا فرنٹ سیٹ پہ بیٹھ گئی اور اے سی کی ٹھنڈی ہوا اس کے جسم کو ٹھنڈا کر رہی تھی۔گاڑی اسلام آباد کی سری نگر ہائیوے پر دوڑ رہی تھی۔ان دونوں کے درمیان صرف پتا پوچھنے اور بتانے کے علاوہ کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔مگر اب زین کافی بور ہو رہا تھا۔

اس نے بات کا آغاز کیا۔

"مس ارسا،آپ کی گاڑی میں کل بھجوا دوں گا۔"

جی،آپ کا شکریہ آپ نے میری مدد کی۔"اس نے سڑک پر نظر دوڑاتے ہوئے" عام انداز میں کہا۔

آپ نے اپنے بارے میں کچھ نہیں بتایا۔ اگر آپ برا نہ مانیں تو اپنے بارے میں "
کچھ بتادیں" اس نے گاڑی موڑتے ہوئے کہا۔

ارسا نے برا محسوس کیا مگر بولی نہیں۔

میں ارسا فاطمہ ہوں۔ اپنے ماں باپ کی اکلوتی بیٹی۔ اور اسلام آباد میں اکیلی رہتی "
ہوں۔ میں امیر ترین عورت بننا چاہتی ہوں۔ یہ میری خواہش ہے کہ میں اپنے ماں
باپ کو اپنے علاقے کے سرداروں کی غلامی کرتے نہ دیکھوں۔

میرا ایک بھائی ہے سلمان۔ "اور آپ کا تعارف؟

اس نے گاڑی چلاتے ہوئے رخ موڑ کر اسے دیکھا اور بولا۔"

میں زین العابدین ہوں۔ اور میں اکلوتا بیٹا ہوں۔ اسلام آباد میں رہتا ہوں۔ مگر "
میری خواہش ہے کہ میرے تعلقات بہت وسیع ہوں۔ میں طاقتور بننا چاہتا ہوں
۔ کیونکہ جب طاقت پاس ہوتی ہے تو دولت بھی آپ کے پاس آجاتی

ہے۔تعلقات زیادہ ہوں تو آپ طاقتور بھی ہوتے ہیں۔میری ایک چھوٹی بہن بھی ہے۔"

اس نے گاڑی گھر کے سامنے روکی۔

"اچھا چلیں میں چلتا ہوں کل گاڑی گھر بھجوا دوں گا۔"

آپ کا بہت بہت شکریہ۔"اس کو اللہ حافظ کر کے گھر کے اندر چلی گئی۔"

وہ گاڑی زن سے آگے لے گیا۔

****

www.novelsclubb.com

ریحان صدیقی اس وقت چیئر پر بندھا ہوا نظر آ رہا تھا۔اس کی حالت سے پتا لگ رہا تھا۔کہ اس کی خاطر مدارت ہو گئی ہے۔

دروازہ ایک جھٹکے سے کھلا اور اندر دو لوگوں کی معیت میں وہ چلا آ رہا تھا۔

تھری پیس ڈارک براون سوٹ میں کافی وجیہہ لگ رہا تھا۔

اس کے آتے ہی ایک بندے نے کرسی سیدھی کی۔

اس نے بیٹھتے ہوئے سیگرٹ سلگائی۔

ایک بار پوچھوں گا سچ بتانا۔فیملی ہر ایک کو عزیز ہوتی ہے۔اور اگر سچ نہ بتایا تو نتائج" " کے ذمہ دار تم خود ہو گے۔بتاو کدھر ہیں وہ دونوں۔

مجھے کچھ نہیں پتا وہ دونوں کہاں ہیں "اس نے بے حال ہوتی آواز میں کہا"

ایک بندہ پیچھ سے آگے آیا اور پیٹ میں مکا مارا جس سے ریحان سسک کر رہ گیا

ایک بار اور پوچھوں گا صرف سچ بتانا۔کیونکہ مجھے پتا ہے اس سب میں تم ملوث" ہو"اس نے رعب دار آواز میں کہا۔

مجھے کچھ نہیں پتا انھوں نے بس مجھ سے تمھاری انفارمیشن مانگی تھی۔میں نے" دے دی۔اور کچھ نہیں پتا۔"اس نے مشکل سے بتایا۔

"تم ان لوگوں کے بارے میں بتاو کون ہیں وہ"

www.novelsclubb.com

"میں نہیں جانتا ان کو۔ایک بندے نے مجھ سے کانٹیکٹ کیا تھا۔اس کا نمبر میرے فون میں ہے"

اس کا انداز ایسا تھا کہ اب بس وہ بے ہوش ہو جائے گا۔

"ٹھیک ہے اگر مجھے کچھ اور پتا چلا کہ تم اس میں ملوث ہو پھر انجام کے ذمہ دار تم خود ہو گے۔"

وہ کوٹ کے بٹن بند کرتا اٹھ کھڑا ہوا۔

"اس کو اپنے قبضے میں رکھو جب تک میں نہیں کہتا" اس نے پیچھے کھڑے بندے کو کہا اور بے نیازی سے باہر نکل گیا۔

****

اگلی صبح اسلام آباد پر کچھ خوشگوار واقعات لے کر نمودار ہوئی۔ورکشاپ میں گاڑی کے دروازے کھلے پڑے تھے۔اندر بیٹھا مرد کچھ چیزیں نکال رہا تھا(بلکہ ایک چیز

نکال رہا تھا)۔ جب وہ باہر نکلا تو اس کے ہاتھ میں ایک گول انگوٹھی چمک رہی تھی۔ بے شک وہ آرٹیفیشل تھی مگر اس کا حُسن رات کی چاندنی کی طرح تھا۔ اس نے کچھ سوچ کر گاڑی کے ڈیش بورڈ میں موجود تمام چیزیں باہر نکال لیں۔ سوا گھنٹے بعد وہ اسلام آباد کے اسی علاقے میں تھا جس میں وہ کل شام تھا۔ ایک گھر کے سامنے گاڑی روک کر ہارن دیا پھر گاڑی بند کر کے اترا اور بیل بجائی۔ اس نے جینز پر ڈریس شرٹ پہنی ہوئی تھی۔ اس کا لمبا قد اس کو اور دلکش بنا رہا تھا۔ بے شک وہ وجیہہ تھا۔ کچھ دیر کے بعد دروازہ کھل گیا۔ سامنے سے نکلنے والی ارسا تھی۔ وہ شب خوابی کے لباس میں تھی مگر فریش لگ رہی تھی۔ زین کو دیکھتے ساتھ ہی اس کے تاثرات میں تبدیلی آئی۔

اسلام و علیکم! کیا حال ہے؟ امید ہے میں نے آپ کو ڈسٹرب نہیں کیا ہو گا؟"""

اس نے مسکرا کر کہا۔

www.novelsclubb.com

وعلیکم اسلام ! جی، بلکل ٹھیک ہوں نہیں آپ زیادہ مخل نہیں ہوئے بس تھوڑے" سے ہوئے ہیں۔"اس نے بھی خوش اخلاقی سے جواب دیا۔

مخل ہونے کے لیے معزرت چاہتا ہوں۔دراصل میں نے کل رات کو ہی گاڑی" ورکشاپ دے دی تھی۔تو مجھے کچھ دیر پہلے کال آئی کہ گاڑی ٹھیک ہو گئی ہے۔آپ آ کے لے جائیں۔تو میں نے سوچا آپ کو دے آوں۔کیا آپ اندر نہیں بلائیں گیں؟"اس نے لمبا ساجواب دینے کے بعد آخر میں اندر بلانے کے بارے میں پوچھا جو وہ کب سے باہر کھڑا تھا۔

اوہ! آپ کب سے باہر کھڑے ہیں۔میں بھول گئی تھی۔آجائیں اندر"وہ" شرمندہ ہوئی بھی تھی اور نہیں بھی مگر گھر اتنا گندہ تھا کہ وہ اس کو بلا نہیں سکتی تھی۔اندر راہداری سے گزرتے ہوئے زین گھر کو بھی ایک نظر دیکھ رہا تھا۔گھر کا نقشہ تو پیارا تھا مگر اس کے مالک کو شاید صاف گھر پسند نہیں تھا۔ڈرائنگ روم میں بٹھا کر وہ اندر کی طرف بڑھ گئی۔وہ ابھی کمرے کا جائزہ لے رہا تھا کہ ایک معمر

خاتون کمرے میں داخل ہوئیں۔ان کے ساتھ ایک پندرہ سالہ لڑکا بھی کمرے میں داخل ہوا۔اس نے خاتون کو کھڑے ہو کر ادب سے سلام کیا۔معمر خاتون نے اس کے سر پر ہاتھ پھیراا اور دعا دی۔

معمر خاتون کا نام زہرہ تھا۔وہ ارسا کی والدہ تھیں اور کچھ دن کے لیے گاؤں سے شہر علاج کے لیے آئیں تھیں ساتھ میں ان کا بیٹا سلمان بھی آیا تھا۔چھوٹا تھا مگر کافی سلجھا اور تمیز دار بچہ تھا۔

ارسا کی والدہ اس سے کچھ دیر گپشپ کرنے لگیں جس کا موضوع اس کی اپنی ذات تھا۔تھوڑی دیر بعد ارسا ٹرالی دھکیلتی کمرے میں داخل ہوئی۔

اس نے چائے کے ساتھ کافی لوازمات پیش کیے۔اور اب وہ لباس تبدیل کر کے تیار ہو کر آئی تھی۔اس کے نہ نہ کرنے کے باوجود آنٹی نے اس کو کافی کھلا پلا دیا تھا وہ کچھ دیر اور بیٹھا اور باتیں کرنے کے بعد اٹھ کھڑا ہوا۔

ارے بیٹا! کدھر جا رہے ہو ابھی تو آئے ہو!"ان کے لہجہ میں پیار اور خلوص تھا۔"

"نہیں آنٹی اب میں چلتا ہوں۔کافی دیر ہو گئی ہے آپ نے اتنا تکلف کر لیا۔میں تو بس مس ارسا جو گاڑی دینے آیا تھا۔"اس نے مؤدب لہجے میں جواب دیا۔

"ارے نہیں نہیں تکلف کیسا۔یہ تو اخلاقی فرض تھا۔تم مہمان ہو ہمارے"انھوں نے معصومیت سے کہتے ہوئے سر پر ہاتھ رکھا۔

"چلیے میں چلتا ہوں۔اللہ حافظ آنٹی!"اس نے اللہ حافظ کیا اور باہر کی جانب چل دیا۔

"میں آپکو دروازہ تک چھوڑ آتی ہوں"اس نے کہا اور اس کے پیچھے چل دی۔

دروازہ سے باہر نکل کر گاڑی کے متعلق پوچھا۔

"یہ تو بتایا ہی نہیں کہ گاڑی میں مسئلہ کیا تھا؟"اس نے عام سے انداز میں پوچھا۔

"اوہ ہاں یہ تو میں بھول ہی گیا۔اندر باتوں میں یاد ہی نہ رہا۔دراصل اس میں مسئلہ زیادہ نہ تھا۔اس کا انجن آئل کم تھا اور اس کا بیلٹ ٹوٹا ہوا تھا۔رات کو ہی میں گاڑی

ورکشاپ دے آیا تھا۔ مگر اس وقت ان کا ٹائم ختم ہو گیا تھا تو صبح اُنھوں نے جلدی ٹھیک کر دی" اس نے نرم لہجہ نیں تفصیل بتائی۔

ہمم ! اچھا کتنا خرچہ آیا ہے آپ بتا دیں اور اپنا اکاؤنٹ نمبر بھی بتا دیں میں آپ کو" ٹرانسفر کر دیتی ہوں" اس نے موبائل کی طرف اشارہ کیا۔

نہیں خرچہ کوئی بھی نہیں آیا۔ آپ سے تو میں پیسے ویسے ہی نہیں لوں گا" اس نے" کندھے اچکا کر ذرا دھونس سے کہا۔

نہیں ایسے کیسے آپ بتائیں میں پیسے دوں گی" اس نے بھی اب کی بار ذرا ابھاری" لہجہ میں کہا۔

میں نے کہہ دیا میں نہیں لوں گا۔ اور آپ مجھے مجبور تو کر نہیں سکتیں۔ سو یہ گاڑی" کی چابی ہے۔ میں جا رہا ہوں۔ کل آفس میں ملتے ہیں۔" اس نے الوداعی کلمات ادا کیے اور کیب کی طرف بڑھ گیا جو اس نے اپنے لیے کچھ دیر قبل بک کروائی

تھی۔ارسا اس کو گلی کے آخر تک دیکھتی رہی وہ کار جب تک نظروں سے اوجھل نہیں ہو گئی وہ وہیں کھڑی رہی۔اور پھر قدم اندر کی طرف بڑھا دیے۔

****

ہوٹل کی لابی میں وہ دونوں ایک ساتھ چل رہے تھے۔ارسلا نے کالے رنگ کی کامدار میکسی پہنی ہوئی تھی۔اور نیچے ہیل پہنی ہوئی تھی۔جبکہ طیب ہمیشہ کی طرح پینٹ کوٹ میں ملبوس تھا۔لفٹ کے دروازے کھلے اور دونوں اندر داخل ہوئے۔طیب نے مطلوبہ فلور کا ہندسہ دبایا۔اس کے چہرے کے تاثر سپاٹ تھے۔جبکہ ارسلا تھوڑی پریشان لگ رہی تھی۔مگر اس نے اپنے آپ پر قابو پایا ہوا تھا۔راہداری میں دونوں آگے جا رہے تھے۔سامنے سے احمر آرہا تھا۔اس نے دونوں کو ساتھ لیے راہداری پار کی اور کمرے میں داخل ہوا۔اندر کا منظر ویسا ہی تھا۔فرق بس اتنا تھا کہ آدمی مختلف تھا۔ایک بندہ اس کو پیٹ رہا تھا۔ان کے داخل ہوتے ہی اس نے مارنا چھوڑ دیا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

www.novelsclubb.com

جلدی بتاؤ وہ دونوں کہاں ہیں۔ نہیں تو میں تمھاری جان لے لوں گا۔"اس نے"

درشتی سے اس کا گریبان پکڑا اور ایک گھونسا اس کے جبڑے پر مارا۔

نہیں ملیں گے وہ تمہیں"اس نے استہزائیہ مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔"

طیب نے اس پھر سے مارنا شروع کر دیا۔احمر نے اس کو روک لیا نہیں تو اس نے

شاید آج اس کو قتل ہی کر دینا تھا۔

جلدی بتاؤ کدھر ہیں وہ دونوں؟"اس کی آنکھوں میں خون اتر رہا تھا۔"

وہ لوگ اس ملک میں ہیں ہی نہیں۔"اس نے ہکلاتے ہوئے کہا۔"

کدھر بھیجا ہے تم لوگوں نے انھیں۔"اس نے تیزی سے کہا اور مکہ اور مارا۔"

میکسیکو۔وہ لوگ میکسیکو میں ہیں"وہ آدمی اب اتنی مار کھا چکا تھا کہ اب اس کا ضبط"

ٹوٹ گیا اور اس نے سب بتا دیا۔

طیب نے برق رفتاری سے موبائل نکالا اور کال ملائی۔کال اگلے لمحے ہی مل گئی۔

www.novelsclubb.com

دانیال! فوراً دو لوگوں کے لیے میکسیکو کا ویزا لگوا کے دو۔ڈیٹیلز ساری تمھیں " بھیج رہا ہوں"اس نے بلا تمھید کے بات کی اور کھٹ سے فون بند کر دیا۔

اس سے ساری معلومات نکلواؤ۔تب تک میں ایک دو کام اور کر لوں۔"اس نے" احمر سے کہا اور باہر نکل گیا۔ارسلا بھی اس کے پیچھے باہر نکل گئی۔

ان دونوں کی زندگی متاثر ہوئی تھی۔واقعات صرف سننے سے انسان کی زندگی کو متاثر نہیں کرتے۔جب تک وہ سب کچھ آپ کے ساتھ یا سامنے نہ ہو آپ اس سے متاثر نہیں ہوتے۔

www.novelsclubb.com